روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | منگل - ۵ - جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ - یکم فتح ۱۳۷۱ ہش - یکم دسمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۷۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربّ کریم ہی ہر مشکل میں ہمارے کام آسکتا ہے

ایک ہی ذات ہے جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی ہر دو صورت میں لازماً کامل وفا کے ساتھ اپنے بندہ کی مدد کے لئے آتی ہے۔ پس خوف ہو یا طمع ہو۔ دونوں صورتوں میں ایک ہی قابل اعتماد ہستی اور دوست ہے۔ یعنی ہمارا رب کریم جو ہر مشکل میں ہمارے کام آسکتا ہے۔ اس کے باوجود جو لوگ خدا کو چھوڑ کر غیروں پر تکیہ کرتے ہیں وہ انجام کار نقصان اٹھاتے ہیں۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہِ العزیز)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"تقدیر دو طرح کی ہوتی ہے ایک کو تقدیرِ معلق کہتے ہیں اور دوسری کو تقدیر مبرم کہتے ہیں۔ ارادہ الٰہی جب ہو چکتا ہے تو پھر اس کا تو کچھ علاج نہیں ہوتا۔ اگر اس کا بھی کچھ علاج ہوتا تو سب دنیا بچ جاتی۔ مبرم کی علامات ہی ایسی ہوتی ہیں کہ دن بدن بیماری ترقی کرتی جاتی ہے اور حالت بگڑتی چلی جاتی ہے۔ دیکھو نو۹ دن کا تپ ٹوٹ گیا تھا بالکل نام ونشان باقی نہ رہا تھا مگر پھر دوبارہ چڑھ گیا۔ یہ تو خدا تعالیٰ نے نہیں کہا تھا کہ بخار ٹوٹنے کے بعد زندہ بھی رہے گا۔ خدا تعالیٰ کی دونوں "باتیں" پوری ہوئی تھیں۔ بخار بھی ٹوٹ گیا۔ اور خورد سالی میں فوت بھی ہو گیا۔

کچھ مدّت گذری کہ مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک جگہ پانی بہہ رہا ہے اور مبارک اس میں گر گیا ہے۔ بہتیرا دیکھا اور غوطے بھی لگائے مگر تلاش کرنے پر نہ ملا۔ یہ خواب ہمیشہ میرے مدِّ نظر رہا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۲۸۹-۲۹۰)

سچائی اختیار کرنے سے دوسری نیکیوں کی توفیق ملتی ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"سچائی ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ دوسری بہت سی نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ جب انسان سچائی کو اختیار کر لیتا ہے تو وہ اپنے اخلاق کو بہتر بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے جن اخلاق کو وہ خدا تعالیٰ سے نہ ڈر کر خراب کر رہا تھا انہیں بندوں کے ڈر کی وجہ سے اچھا بنانے لگ جاتا ہے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ دنیا میں سچائی کی قیمت سب سے کم ہے۔ جب بھی کوئی شخص بات کرتا ہے۔ تو وہ اصل بات کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ میں اپنے گردو پیش کے افسروں کو دیکھتا ہوں کہ جب ان سے سوال کیا جائے تو وہ "ہاں" یا "نہ" میں جواب نہیں دیتے مثلاً اگر ان سے پوچھا جائے کہ کیا آپ فلاں جگہ گئے تھے تو وہ یہ جواب نہیں دیں گے کہ ہم وہاں گئے تھے یا نہیں گئے تھے۔ وہ "ہاں" اس لئے نہیں کہتے کہ سستی کی وجہ سے انہوں نے کام نہیں کیا۔ اور جہاں انہیں جانے کے لئے کہا گیا تھا۔ وہاں نہیں گئے "اور" نہیں گئے" اس لئے نہیں کہتے کہ ان کا جرم پکڑا گیا ہے وہ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ حضور اصل بات یہ ہے کہ فلاں نے فلاں بات کی تھی اور اس کا مطلب اصل میں یوں تھا۔ مَیں نے اس سے یہ سمجھا۔ اور اس طرح لمبی بات کرنی شروع کر دیں گے۔ وہ سیدھا یہ نہیں کہیں گے کہ مَیں فلاں جگہ نہیں گیا۔ بلکہ بات کو چھپانے کی کوشش کریں گے۔ اگر جواب "ہاں" ہوتا ہے تو وہ ہاں میں جواب نہیں دیتے اور اگر جواب "نہیں" ہوتا ہے تو وہ "نہیں" میں جواب نہیں دیتے۔ یہ ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ وہ اپنی سستی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ اپنی سستی پر پردہ ڈال کر بات تو ہو جاتی ہے لیکن اصلاح نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ سچائی ایک ایسی چیز ہے جس سے اخلاق کی اصلاح ہوتی ہے اور قوم کی اصلاح ہوتی ہے پس آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ سچائی اختیار کریں۔ اور یہ کوئی مشکل بات نہیں آخر دنیا میں ہزاروں ہزار راستباز گذرے ہیں۔ اس لئے یہ کوئی ایسی بات نہیں جو نہیں ہو سکتی تم فیصلہ کر لو کہ ہم نے سچ بولنا ہے۔ چاہے اس کے بدلہ میں ہم ذلیل ہوں۔

باقی صـ ۸ پر

وقف عارضی

امرائے اضلاع، صدران جماعت و مربیان کی خدمت میں ضروری گذارش

وقف عارضی کی بابرکت اور روحانی تحریک کے سال رواں کے اختتام میں کم وبیش ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ تمام امرائے اضلاع، صدرانِ جماعت و مربیان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنا اپنا مقررہ سالانہ کوٹہ برائے وقف عارضی پورا کرنے کی بھرپور تحریک فرمائیں اور اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کے افراد کو تلقین کریں کہ وہ فارم وقف عارضی پر کرکے اس نہایت ہی مفید اور بابرکت سکیم میں حصّہ لے کر آسمانی برکتوں کے وارث بنیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی ربوہ)

ضرورت کلرک

دفتر لجنہ میں ایک خاتون کلرک کی ضرورت ہے۔ خط اچھا ہو۔ خط ڈرافٹ کرنا آتا ہو۔ حساب کتاب رکھنا آتا ہو۔ ایسی بہنیں اور بچیاں ۱۰ دسمبر تک درخواست صدر لجنہ پاکستان کے نام بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان ربوہ)

ولادت

مکرم منصور احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم قریشی عبدالمنان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۸ نومبر ۱۹۹۲ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا جس کا نام ذریاب احمد تجویز کیا گیا ہے نومولود مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان کا بھتیجا ہے۔
اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی اور خدمت دین کرنے والی دراز عمر سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم فتح ۱۳۷۱ ہش
یکم دسمبر ۱۹۹۲ء

ہم اور ہماری منزل

کوئی کسی کے متعلق کیا کہتا ہے اس کی اتنی اہمیت نہیں جتنی اس بات کی کہ وہ خود اپنے متعلق کیا سمجھتا ہے۔ کیونکہ جو کچھ انسان اپنے متعلق سمجھتا ہے اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اسی کے متعلق اس کا عزم اور حوصلہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ دوسرے کی بات کو تو انسان آسانی سے غلط سمجھ کر نظر انداز کر سکتا ہے۔ بلکہ دوسرے کی منفی بات کو تو وہ ایک چیلنج سمجھ کر اس کے بالمقابل یا اس کے مخالف کام کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

یہ بات افراد سے بھی تعلق رکھتی ہے اور گروہوں اور جماعتوں سے بھی۔ ہماری جماعت سے بھی اس کا تعلق ہے۔ لوگ کیا کہتے ہیں۔ لوگ ہمیں کیا سمجھتے ہیں۔ لوگ ہمارے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتے ہیں۔ ان سب باتوں کو سُننا تو ضروری ہے لیکن جو کچھ ہم ہیں وہ ہم جانتے ہیں۔ جو کچھ ہم کرنا چاہتے ہیں وہ بھی ہمیں معلوم ہے۔ اور جس طرح اور جتنے عرصہ میں ہمیں اپنا کام کرنا ہے یہ سب باتیں ہمارے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور ان کا علم ہمارے عزم اور حوصلہ میں اضافہ کرتا ہے۔ ہمارے دلوں میں یقین پیدا کرتا ہے اور ہماری رفتار کو تیز سے تیز تر کرتا ہے۔

گذشتہ روز حضور انور - حضرت امام جماعت الرابع ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہِ العزیز - نے خطبہ میں فرمایا کہ اگر ہمارے تمام عہدیدار حقیقی طور پر امین بن جائیں تو جو انقلاب - روحانی انقلاب - آئندہ دو سو سال میں ہو سکتا ہے وہ ہماری زندگیوں ہی میں برپا ہو جائے گا۔ گویا کہ ہماری امانت داری - اور خاص طور پر ہمارے عہدیداروں کی امانت داری - ہماری رفتار میں ایسی تیزی پیدا کر دے گی کہ جو منزل دو سو سال بعد آنے والی ہے وہ آئندہ چند سالوں میں حاصل ہو سکتی ہے۔

ہم اپنے آپ کو بھی سمجھتے ہیں اور اپنی منزل کو بھی جانتے ہیں۔ اور ہم اپنی رفتار سے بھی آگاہ ہیں اور اپنی رفتار کو تیز کرنا بھی جانتے ہیں۔ ہم اپنے امام کی آواز کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اور ان سے قدم ملا کر آگے بڑھتے ہیں اور بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ لوگ حیران ہیں۔ اور اس حیرانگی میں وہ ہماری کیفیات کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہماری پُشت پناہی کرتا ہے۔ اے خدا تُو ہماری پُشت پناہی کرتا ہی رہ۔

ان کی بیباکی، پلندے جھوٹ کے
ہر بیاں ان کا سراسر ناروا
مُوند لیں مَیں نے تو آنکھیں، دیکھکر
دیکھتا ہے ان کو ہر لمحہ خدا

ابوالاقبال

بال جب آئینے میں آنے لگا
عکس اندر سے ٹوٹ جانے لگا

آنکھ باقی رہی نہ تصویریں
آئینہ آئینے کو کھانے لگا

تھک نہ جائیں مری نحیف آنکھیں
آتے آتے نہ اب زمانے لگا

ہم نے صدیوں کو سَہ لیا ہنس کر
اب نہ لمحوں کے تازیانے لگا

منزلوں کو اُجالنے والے
قافلوں کو کسی ٹھکانے لگا

آنکھ - آئینہ - عکس سب تیرے
کون یہ درمیاں میں آنے لگا

لاالٰہ کا ہو یا انا الحق کا
کوئی نعرہ کسی بہانے لگا

معترض کچھ تو پوچھ مضطر سے
کوئی الزام ہی پُرانے لگا

چوہدری محمد علی

وقفِ جدید کا مالی سال دسمبر میں ختم ہوتا ہے - وقفِ جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے مورخہ ۲۷ نومبر تا ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء عشرہ وصولی منایا جا رہا ہے - آپ سے درخواست ہے کہ:

- جملہ خدام اور اطفال کے وعدوں اور وصولی کا ریکارڈ چیک فرمائیں۔
- تسلی فرمائیں کہ سب خدام و اطفال اس بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔
- کوشش فرمائیں کہ سب کا چندہ وقف جدید انکی مالی وسعت کے مطابق ہو۔
- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دورانِ سال جن خدام کے مالی حالات بہتر بنائے ہیں انہیں شکرانے کے طور پر وعدہ سے زائد وصولی کی تحریک فرمائیں۔
- کوشش فرمائیں کہ اس عشرہ میں وصولی سو فیصد ہو جائے۔
- وقفِ جدید کے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نوٹ:- عشرہ کے بعد مساعی کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

لجنہ کالم

شملہ کے مقام پر ۷ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو حضور نے فرمایا۔

عورتوں کو سب سے پہلی اور سب سے بڑی نصیحت جو انہیں کرنے کی ضرورت ہے وہ انہیں اس زمانہ میں اس بات کی طرف متوجہ کرنا ہے کہ دین کے معاملے میں وہ اسی طرح (دین) کے قانون کے پابند ہیں اور اسی طرح (دین) کے قانون پر عمل کریں کہ جس طرح مرد کرتے ہیں۔ یہ ایک بڑی مشکل ہے جو اس زمانہ میں ہمیں پیش آئی ہے کہ عورتوں کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ وہ دینی معاملات میں حصہ لینے کے قابل نہیں ہیں۔ بہت سی عورتیں ہیں جو یہ سمجھتی ہیں کہ دین کے معاملے میں حصہ لینا ان کے خاوندوں کا کام ہے۔ اسی وجہ سے اس زمانہ میں عورتوں کا مذہب کوئی مستقل مذہب نہیں رہا۔ سو میں سے ۹۵ عورتیں بلکہ اس سے زیادہ ایسی ملیں گی جنہوں نے کسی مذہب کو اس کے اچھے ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کیا بلکہ خاوندوں کی وجہ سے قبول کیا ہے۔ مرد اگر آج (۔) تو عورت بھی (۔) ہے۔ مرد اگر (۔) ہے تو عورت بھی (۔) ہے۔ کل کو اگر مرد (۔) سے (۔) ہو گیا تو عورت بھی (۔) ہو جاتی ہے۔ اور جس طرح اس کے خاوند کے مذہب میں تبدیلی ہوتی ہے اسی طرح اس کا اپنا مذہب بھی بدلتا رہتا ہے۔ لیکن اس جہالت اور خام خیالی کی وجہ سے عورتوں میں مذہب نہیں رہا۔ دیکھو اگر شیر کی تصویر ہو تو انسان اس سے ڈرتا نہیں۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اسی طرح آگ تبھی کھانا پکائے گی جب حقیقی آگ ہو۔ اگر اس کی تصویر ہو تو کچھ نہیں کر سکتی۔ اور چونکہ عورتوں کا مذہب نقلی ہوتا ہے اور جس طرح نقلی آگ کچھ نقصان نہیں دے سکتی۔ اسی طرح ان کا نقلی مذہب بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔

ہاں جس طرح حقیقی آگ کھانا پکا سکتی ہے اسی طرح حقیقی مذہب مفید ہو سکتا ہے۔ مذہب کو صرف اس لئے ماننا کہ ہمارا خاوند یوں کہتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہمارے ملک میں اسے رکابی یا بینگنی مذہب کہتے ہیں۔ کسی راجہ نے اپنے دربار میں بینگن کی بہت تعریف کی۔ اس کا ایک خوشامدی درباری بھی تعریف کرنے لگا کہ اس کا بدن ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کسی صوفی نے چوغہ پہنا ہوا ہو۔ اس کی سبز ڈنڈی ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے سبز پگڑی سر پر باندھی ہو۔ سبز پتوں میں ایسا دکھائی دیتا ہے جیسے کوئی عابد عبادت کرتا ہو۔ لیکن کچھ دن کے بعد جب راجہ کو اس کی وجہ سے تکلیف ہوئی تو اس نے دربار میں ذکر کیا کہ بینگن بڑی خراب چیز ہے۔ یہ سن کر وہی درباری کہنے لگا کہ حضور بینگن بھی کوئی سبزی ہے اسے تو سبزیوں میں شمار کرنا ہی حماقت ہے۔ بڑی خراب اور ضرر رساں چیز ہے۔ کسی نے اس سے پوچھا کہ ابھی چند دن ہوئے تم اس کی تعریف کرتے تھے اور اب مذمت کر رہے ہو۔ یہ کیا بات ہے۔ اس نے جواب دیا میں راجہ کا نوکر ہوں بینگن کا نوکر نہیں۔ جب انہوں نے تعریف کی تو میں نے بھی کر دی اور جب انہوں نے مذمت کی تو میں نے بھی مذمت کرنی شروع کر دی۔ تو عورتوں کا مذہب بینگنی مذہب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سی عورتیں ایسی پائی جاتی ہیں کہ جو اپنے خاوندوں کے مذہب کو اسی طرح مانتی ہیں (سوائے اس کے جو اللہ چاہے)

مذہب کا فائدہ تو اخلاص اور حقیقت کے جاننے سے ہوتا ہے (۔) بعض لوگ کہتے ہیں عورتوں کو صرف مردوں کی خوشی اور آرام کے لئے پیدا کیا گیا ہے لیکن دین حق ایسا نہیں کہتا بلکہ سمجھاتا ہے کہ عورتوں پر بھی دینی قانون اسی طرح عائد ہوتا ہے جیسے مردوں پر اور جس طرح مردوں کے لئے (دینی قانون) کی بجا آوری ضروری ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ جس طرح بھیڑ بکری انسان کے آرام کے لئے ہیں اور ان کی کوئی مستقل غرض پیدائش کی نہیں۔ اسی طرح عورتیں ہیں (۔) سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ عورتوں کے ذہن میں یہ بات ڈالی جائے کہ عورتوں کو بھی مذہب کی ویسی ہی ضرورت ہے جیسی مردوں کو تا وہ سمجھیں کہ (دین حق) کیا ہے۔ کیونکہ جب کسی کو کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اس کے حاصل کرنے کے طریق سیکھتا ہے۔ اور جب اس کی حقیقت سمجھتا ہے تو اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس جیسے مردوں کا حق ہے کہ وہ دین کو حاصل کریں ویسے ہی عورتوں کا بھی حق ہے۔ کیونکہ مذہب کے احکام کو توڑنا جیسے مردوں کو نقصان دیتا ہے۔ ایسے ہی عورتوں کو بھی دیتا ہے۔ پس کیا وجہ ہے عورتیں مردوں کی طرح دین نہ سیکھیں۔

دیکھو اگر کسی کو یہ معلوم ہو کہ مذہب کا کیا فائدہ ہے تو وہ خدا کو مانے گا۔ اور اس کے احکام کی پابندی کرے گا۔ لیکن اگر اس کو پتہ ہی نہ ہو تو اسے کیا ضرورت ہے کہ خدا کو مانے۔ اس سے تو بہتر ہے نہ ماننے۔ پھر جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو کہ رسولوں کے ماننے نہ ماننے میں کیا فائدہ (۔) تو وہ کیوں مانے گا۔ پس ان باتوں کے فائدہ اور حقیقت سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ اور جس طرح مرد دین کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اسی طرح عورتوں کو کرنی چاہیئے

قرآن کریم میں دو پارسا عورتوں کا ذکر آتا ہے۔ جن میں سے ایک فرعون کی بیوی ہے فرعون کو تو توفیق نہ ملی لیکن اس کی عورت نے تقویٰ اختیار کیا اور اس نے مذہب کی ضرورت کو سمجھا اور موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآن کریم میں بطور مثال کے کیا ہے اور اس سے بڑھ کر اور فضیلت کیا ہو سکتی ہے کہ اس کتاب میں جو ہمیشہ کے لئے ہے اس کا ذکر آیا جس کی وجہ یہی ہے کہ چونکہ اس نے سمجھ لیا تھا جو فرائض مذہب کے متعلق مرد کے ہیں وہی عورتوں کے ہیں۔ دوسری مریمؑ کی ہے۔ وہ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ تھیں۔ اس زمانہ میں گمراہی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ انہوں نے ایسی پرہیزگاری دکھائی کہ ان کے بیٹے نے نبوت حاصل کر لی دنیا پر حضرت مسیحؑ کا بڑا احسان ہے لیکن حضرت مریمؑ کا بھی بڑا احسان ہے کیونکہ ان کی تربیت سے ایک ایسا انسان بنا جس نے دنیا پر بڑا احسان کیا۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ کہ بڑی متقی اور پرہیزگار عورت ہے۔ ان کے بچے نے ان سے تقویٰ سیکھا۔ سو دیکھو قرآن کریم میں جہاں حضرت مسیحؑ کا ذکر ہے ساتھ ہی حضرت مریمؑ کا ذکر بھی موجود ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب ظلمت کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ عورتوں نے دین کی بڑی خدمت کی۔ کیونکہ انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ جس طرح مرد خدمتِ دین کرتے ہیں ہم بھی کر سکتی ہیں۔

شاید یہ بات بعض کو معلوم نہ ہو کہ سب سے پہلے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائی وہ ایک عورت تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا میں عبادت کیا کرتے تھے وہاں آپ پر جبرائیل نازل ہوا اور آپ کو خدا تعالیٰ کا کلام سنایا۔ آپ کے لئے چونکہ یہ بات بالکل نئی تھی۔۔۔۔ حضرت خدیجہؓ سمجھدار تھیں گو اس زمانہ میں وحی نہ ہوتی تھی لیکن آپ سمجھ گئیں کہ یہ وحی الٰہی ہے۔ آج تو تمام لوگ سمجھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام آیا کرتا ہے ۔۔۔ لیکن باوجود اس کے کہ حضرت خدیجہؓ اس قوم سے تھیں جس کو خدا تعالیٰ پر ایمان نہ تھا۔ کوئی الہامی کتاب اس کے پاس نہ تھی۔ الہام کی وہ قائل نہ تھی۔ پھر بھی آپ نے یہی کہا کہ آپ کو الہام الٰہی ہوا اور یہ ہرگز بیماری نہیں ہے۔

حضرت خدیجہ رضؓ نے کہا آپ کو بیماری نہیں ہوئی بلکہ یقینی طور پر کلام الٰہی ہے۔ آپ لوگوں سے نیک سلوک کرتے ہیں صلہ رحمی کرتے ہیں مشکلات میں مدد کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز آپ کو ذلیل نہیں کرے گا۔ یہ ایک عورت تھی جو اس طرح ایمان لائی کہ مردوں میں بھی اس کی مثال نہیں پائی جاتی۔ پھر اعمال کو دیکھتے ہیں تو حضرت خدیجہ رضؓ کوئی معمولی ایمان نہ لائیں۔ ایسا ایمان لائیں جب دشمنوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کرنے شروع کئے تو انہوں نے اپنا سارا مال آپ کو پیش کر دیا کہ دین کے راستہ میں خرچ کر دیں شاید کوئی سمجھے یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں اس لئے انہوں نے جو کچھ کیا اپنے خاوند کی عزت کے لئے کیا۔ مگر نہیں آپ ہی اسلام میں ایک عورت نہیں گذریں بلکہ اور بھی کئی ایک ایسی تھیں جنہوں نے اخلاص اور محبت کا ایسا نمونہ دکھایا کہ جس کی نظیر نہیں ملتی

اعلان دار القضاء

(مکرم محمود احمد صاحب ترکہ مکرم محمد یوسف صاحب)

مکرم محمود احمد صاحب چاہ احمدیانوالہ ڈاکخانہ مخدوم رشید ضلع ملتان نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد یوسف صاحب ولد مکرم شرف دین صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر ۱۵/۱۴ واقع دار النصر ربوہ میں سے پانچ مرلہ ان کے نام ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے میرے بھائی کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

۱ مکرم محمد یونس صاحب ، بیٹا
۲ محمود احمد ، ، (سائل)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو عرصہ تیس ۳۰ دن کے اندر اندر دار القضاء میں اطلاع دیں

(ناظم دار القضاء ربوہ)

"ہماری جماعت کے دوستوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کے وجود سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ سلسلہ تم سے سارا مال نہیں مانگتا۔ لیکن تم سے یہ خواہش ضرور کرتا ہے کہ تم اپنے مالوں اور پیشوں میں ایسے طور پر ترقی کرو کہ اس سے سلسلے کو فائدہ پہنچے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ـــــ نون ۔ سین

انگلستان سے ایک رپورٹ

روزنامہ ڈان کے اطہر علی (نومبر ۲۱، ۱۹۹۲ء) کہتے ہیں کہ برطانیہ میں جو کچھ آج کل پاکستان میں ہو رہا ہے اس کا بہت تیزی کے ساتھ اثر قبول کیا جا رہا ہے ۔ اخبارات اور ریڈیو اور ٹیلیویژن نے خوب خوب ان واقعات کو پیش کیا اکثر ٹیلیویژن بلیٹنز میں بے نظیر بھٹو کو اس کے حامیوں اور پولیس میں گھرا ہوا دکھایا گیا ہے اور اخبارات نے اپنے اپنے نمائندوں کی ارسال کردہ تفصیلات تصاویر کے ساتھ پہلے صفحوں پر شائع کی ہیں ۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ان باتوں سے مختلف نتائج اخذ کئے ہوں ۔ لیکن یہ بات یقینی ہے کہ سب اخبارات نے جو سوال اٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ اب آئندہ کیا ہو گا ۔ ان کا کہنا ہے کہ یوں لگتا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو ایک دفعہ پھر اپنے آپ کو شہادت کے لئے پیش کرنا چاہتی ہیں ۔ اور حکومت نے ضرورت سے زیادہ حساس طریق پر کارروائی کر کے انہیں اس بات کا موقعہ دے دیا ہے ۔ کچھ کہا تو نہیں جا سکتا کہ کیا ہو گا ۔ لیکن یہ بات یقینی طور پر کہی جا رہی ہے کہ پاکستان کی جمہوریت جو ابھی تک خاصی کچی ہے کو نقصان پہنچے گا ۔ میڈیا کے علاوہ یہاں کے سرکاری حکام بھی پاکستان کے حالات کو بغور دیکھ رہے ہیں ۔ اور ان میں خاصی دلچسپی لے رہے ہیں ۔ وزارت خارجہ کے ایک نمائندے نے کہا کہ برطانوی حکومت اس بات کی انتہائی خواہشمند ہے کہ پاکستان میں جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہوں ۔ اور اگر کوئی اور راستہ اختیار کیا گیا تو اس سے برطانیہ کو تشویش ہو گی ۔

انگلستان میں پاکستانی لوگ بھی خاصے تشویش میں نظر آتے ہیں ۔ جو لوگ پاکستان پیپلز پارٹی کے نمائندہ ہیں انہوں نے دو روز تک پاکستانی سفارت خانوں کے سامنے مظاہرے کئے ۔ قومی روزناموں میں گارڈین اور ٹائمز نے یہ خبریں اپنے پہلے صفحات پر شائع کی ہیں اور ان میں بتایا گیا ہے کہ حزب مخالف نے کس طرح اسلام آباد کی طرف مارچ کیا اور کس طرح ان کا تعاقب کیا گیا ۔ گارڈین میں جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس کے ساتھ پہلے صفحے پر دو تصاویر بھی دی گئی ہیں ۔ ایک میں محترمہ بے نظیر بھٹو اور مسٹر غلام مصطفےٰ جتوئی نے ہاتھوں میں رومال پکڑے ہوئے ہیں اور ناک پر رکھے ہوئے ہیں ۔ یہ اس وقت کی تصویر ہے جب ان پر آنسو گیس پھینکی گئی تھی ۔ ایک اور تصویر میں ایک سپاہی کو لاٹھی گھماتے ہوئے دکھایا گیا ہے تاکہ مظاہرین کو منتشر کیا جائے ۔ ٹائمز نے ایک رنگین تصویر بھی چھاپی ہے جو چھ کالموں پر محیط ہے اور یہ تصویر بھی پہلے صفحے پر ہے ۔ فنانشل ٹائمز نے بھی یہی تصویر چھاپی ہے لیکن یہ تصویر آخری صفحے پر چھاپی گئی ہے ۔ اس تصویر میں حزب مخالف کی لیڈر کو آگے جانے سے روکا جا رہا ہے ۔ اور یہ ان کے مکان کے باہر کا واقعہ ہے فنانشل ٹائمز نے حزب مخالف اور حکومت کے اس مقابلے کو وزیر اعظم کے لئے سب سے بڑا چیلنج کہا ہے ۔ ان کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ باوجود اس کے کہ اسمبلی میں ان کے ساتھ خاصی اکثریت موجود ہے ۔ انہوں نے اسے بری طرح محسوس کیا ہے ۔ گارڈین نے کہا ہے کہ طرفین فتح کا دعوٰی کر رہے ہیں ۔ لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں کمزور سی جمہوریت ہار رہی ہے ۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ دارالخلافہ میں حکومت نے نظم و ضبط قائم رکھا ہے لیکن یہ کسی اچھے اور مناسب طریق سے نہیں کیا جا سکا ۔ انڈیپنڈنٹ نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ وزیر اعظم کو غصہ دلا کر حزب اختلاف کی لیڈر نے ایک اخلاقی فتح حاصل کر لی ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کہا جائے کہ وزیر اعظم نے لانگ مارچ کو روک دیا ہے لیکن ایسا کرنے میں انہوں نے اپنے آپ کو ایک بہت بڑی الجھن میں ڈال لیا ہے ۔ ٹائمز نے ایک فوجی نمائندے کے اس بیان کو بڑی اہمیت دی ہے کہ یہ حیرانگی کی بات ہے کہ حکومت کے پاس ۲/۳ اکثریت موجود ہے لیکن وہ اس قسم کے احتجاج کو ہینڈل نہیں کر سکتی ۔

مشرقِ وسطیٰ ۔ قیامِ امن

مشرقِ وسطیٰ قیامِ امن کا ساتواں دور امریکہ میں جاری ہے ۔ لیکن جس طرح پہلے چھ ادوار کا کوئی عملی نتیجہ نہیں نکلا ۔ اسی طرح یہ ساتواں دور بھی بے نتیجہ رہنے کا خدشہ ہے ۔ شام کے نمائندوں نے تو صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ اگر یہ دور اسی طرح چلے جس طرح پہلے چلتے رہے ہیں تو عرب ریاستوں کو اس عمل پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت پیش آئے گی ۔ یہ عندیہ بھی دیا گیا ہے کہ امریکہ کے نئے صدر کلنٹن جو ۲۰ جنوری کو اپنا عہدہ سنبھالیں گے ۔ ان کے باقاعدہ صدر بن جانے کے بعد شاید قیامِ امن کی کوششوں میں کچھ فرق آئے ۔ اور اس لئے ہو سکتا ہے کہ عرب ریاستیں اور فلسطینی بھی اس بات کو پسند کریں کہ اب اگر کوئی نتیجہ نہیں نکلتا تو اس وقت تک کا انتظار کیا جائے ۔ اگرچہ یہ بات یقین سے تو نہیں کہی جا سکتی کہ مسٹر بل کلنٹن کی صدارت میں عربوں اور اسرائیل کے تعلقات بہتر ہونے کا فوری امکان ہے اور قیامِ امن کی کوششوں کے بار آور ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے لیکن بہرحال یہ ایک تبدیلی تو ہے اور تبدیلی کے متعلق ابھی ایسی کوئی بات سامنے نہیں آئی کہ اس سے قیامِ امن کی کوششیں رک جائیں گی ۔ یا اسرائیل اور عرب ریاستوں کے تعلقات جوں کے توں خراب رہیں گے ۔ شام کے نمائندہ موافق الآف اور فلسطینیوں کے نمائندہ عبدالشافی دونوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ اگر ساتویں دور کا بھی کوئی عملی نتیجہ نہ نکلا تو اس ساری مشق پر نظر ثانی کرنی پڑے گی ۔ اور ہمیں یہ سوچنا ہو گا کہ کیا اس عمل کو جاری رکھنا قیامِ امن کی طرف لے جا رہا ہے یا نہیں ۔ عبدالشافی نے صاف طور پر اسرائیل کی اس تجویز پر شدید نکتہ چینی کی کہ پانچ سال کے لئے فلسطینیوں کو محدود آزادی دے دی جائے ۔ یعنی مقبوضہ علاقوں میں انہوں نے کہا کہ یہ تو فلسطینیوں کے ساتھ مذاق کرنے والی بات ہے جو نمائندے اس کانفرنس میں حصہ لے رہے ہیں ان سب کی رائے یہ ہے کہ اس دور میں کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی ۔ الآف جو شامی نمائندہ ہیں انہوں نے کہا کہ کسی وقت بھی عربوں کے صبر کا پیالہ لبریز ہو سکتا ہے ۔ اور اگر اس سے پہلے پہلے کوئی مفید عملی اقدام نظر نہ آئے تو یہ ساری کوششیں ناکام ہو جائیں گی ۔ شام کے نمائندے نے کہا کہ بات یہ ہے کہ یہ تاثر پھیلتا جا رہا ہے کہ اس گفت و شنید سے کچھ حاصل نہیں ہو رہا ۔ اگرچہ اسرائیل نے شام سے کہا ہے کہ وہ جزوی طور پر جولان پہاڑیاں خالی کرنے کے لئے تیار ہے تاکہ امن کی راہ استوار کی جا سکے ۔ لیکن شام کو اس بات پر اصرار ہے کہ مکمل طور پر وہاں سے اسرائیل کا انخلاء ہونا چاہیئے ۔

یورو پین کمیونٹی

حیدرآباد میں پاکستان جیسی مشن چرچ اور پاکستان مائینارٹی فرنٹ دونوں نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کو شامل کرنے کی مخالفت کی ہے ۔ دونوں کی میٹنگ ریورنڈ رحمت جان کی زیر صدارت ہوئی ریورنڈ جان جیسی مشن کے صدر ہیں انہوں نے ممبر صوبائی اسمبلی مائیکل جاوید کو داد تحسین دی کیونکہ انہوں نے سندھ کی اسمبلی میں اقلیتوں کے معاملے کو بہت اچھی طرح ـــ ریورنڈ جان نے سندھ اسمبلی کی بھی تعریف کی کہ اس نے متفقہ طور پر شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ داخل کرنے کی تجویز کی مخالفت کی ۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مائینارٹی فرنٹ کے سیکرٹری جنرل ریاض ناصر نے کہا کہ اگر یہ خانہ شناختی کارڈ میں شامل کیا گیا تو اقلیتوں کے حقوق بری طرح متاثر ہوں گے جیسا کہ قارئین جانتے ہیں اگرچہ بعض لوگوں نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کو شامل کرنے کی حمایت کی ہے ۔ لیکن زیادہ تر اس کے خلاف آواز اٹھائی گئی ہے اور اس پر اس رنگ میں نکتہ چینی کی گئی ہے کہ اسے ابتدائی قدم بنا کر اس سے آگے بہت کچھ کیا جائے گا ۔

شناختی کارڈ ۔ عیسائی

انگریزی روزنامہ ڈان کو یورپین کمیشن کے ایک اعلیٰ سطح کے افسر نے بتایا کہ یورپین کمیونٹی پاکستان کے موجودہ حالات سے تشویش محسوس کرتی ہے ۔ گذشتہ ہفتے برسلز میں یورپین کمیونٹی کے پالیسی بنانے والے افراد نے یورپین ایگزیکٹو کمیشن اور یورپین کمیونٹی پارلیمنٹ میں کہا کہ وہ پاکستان کی سیاسی فضا کا مطالعہ کر رہے ہیں ۔ اور اس سلسلے میں انہیں خاصی پریشانی ہے ۔ "ہم یہ چاہتے ہیں" انہوں نے کہا کہ حکومت میں شراکت کا احساس پیدا ہونا چاہیئے "۔ برسلز میں گذشتہ ہفتے یورپین کمیونٹی کے ان وزراء نے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

امید ہے آپ بفضل خدا خیریت سے ہوں گے۔ میرا نام کامران احمد طاہر ہے اور میں مجلس خدام الاحمدیہ ٹاؤن شپ لاہور میں معتمد کے شعبہ پر فائز ہوں۔ میں نے گذشتہ سال ۳ سالہ ڈپلومہ مکمل کیا ہے اور تقریباً پچھلے ۵ ماہ سے پرائیویٹ جاب کر رہا ہوں۔

میں نے پچھلے ہی ماہ اپنے قائد صاحب کی تحریک پر الفضل لگوایا ہے۔ اور اب اللہ کے فضل سے باقاعدگی سے اس کا مطالعہ کرتا ہوں۔

الفضل میں "ایک چھوٹی سی بات" کے عنوان سے بعض واقعات بلکہ کہنا چاہیئے کہ ایمان افروز واقعات پڑھنے کو ملتے ہیں باقی تمام سلسلوں کی طرح یہ بھی بہت اچھا سلسلہ ہے۔ اسی عنوان کے تحت میں بھی ایک چھوٹا سا واقعہ جو چند دن قبل مجھے پیش آیا۔ اور کافی ایمان افروز واقعہ ہے لکھنا چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اسے دوسرے تمام احمدی احباب کی پختگیٔ ایمان کے لئے ضرور شائع کریں گے۔

واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ جیسا کہ میں نے ذکر کیا کہ میں تقریباً ۵ ماہ سے پرائیویٹ جاب کر رہا ہوں۔ پڑھائی سے فراغت کے بعد فیلڈ میں یہ میری پہلی باقاعدہ نوکری ہے۔ اس نوکری کے سٹارٹ پر ہی میں نے تہیہ کر لیا تھا کہ آئندہ باقاعدگی سے خدام الاحمدیہ اور جماعتی چندوں نیز تحریک جدید اور وقف جدید کے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کیا کروں گا۔ چنانچہ اسی ماہ میں نے جماعتی چندہ جو کہ تنخواہ کے حساب سے بنتا ہے۔ اور نیز تحریک جدید کا نیا وعدہ یکمشت ادا کر دیا۔ اور چونکہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک تھی کہ اس سال پہلے سے بڑھ کر وعدہ جات لکھوائے جائیں۔ چنانچہ میں نے پچھلے وعدہ میں دس روپے کا اضافہ کر کے چندہ ادا کر دیا میری تنخواہ ۱۲۰۰ روپے ہے۔ چنانچہ میں نے تحریک جدید اور جماعتی چندہ ٹوٹل ۱۴۵/ روپے ادا کر دیا۔ اور ابھی خدام الاحمدیہ کا چندہ ادا کرنا باقی تھا اور وقف جدید کا پچھلے سال کا میں ادا کر چکا تھا۔

ساتھ ہی ایک اہم بات کا ذکر کرتا چلوں کہ میں جب جاب کے لئے انٹرویو دینے گیا اور سلیکشن کے بعد ہمارے ڈائریکٹر صاحب نے تنخواہ وغیرہ کے ضوابط بتائے تو وہ یہ تھے کہ پہلے چھ ماہ ٹریننگ کے ہوں گے جبکہ تنخواہ میں اضافہ مجموعی طور پر ایک سال کی سروس کے بعد ہو گا۔ اور پرائیویٹ کمپنیاں تو ویسے بھی تنخواہ کے معاملہ میں کافی سخت ہوتی ہیں۔

چنانچہ اسی ماہ یعنی نومبر کی ۸ یا ۹ تاریخ کو میں نے چندہ ادا کیا۔ اور اسی ماہ کی تاریخ کو ہمارے پرچیزر صاحب آئے اور مجھ سے پوچھا کہ آپ کی ٹریننگ مکمل ہونے میں کتنے ماہ رہ گئے۔ میں نے بتایا کہ دسمبر کے آخر تک یعنی یکم جنوری ۹۳ء سے میری باقاعدہ سروس شروع ہو گی تو انہوں نے مجھے خوشخبری سنائی کہ ہیڈ آفس سے آرڈرز آئے ہیں کہ آپ کی تنخواہ میں ۶ ماہ کی ٹریننگ ختم ہونے پر ۳۰۰ روپے کا اضافہ کر دیا جائے۔ چنانچہ اب آپ کو یکم جنوری سے ہی ۱۲ کی بجائے ۱۵ سو روپے تنخواہ ملے گی۔ اس وقت تو میرے ذہن میں چندہ کی ادائیگی کی بات نہ آئی۔ لیکن رات کو سونے سے پہلے مجھے یاد آیا کہ میں نے چند دن قبل ہی باقاعدہ چندہ ادا کیا ہے۔ باقاعدہ سے مراد یہ ہے کہ پہلے ہمارے زعیم صاحب مجھے یاد دلاتے تھے اور چندہ دیتا تھا۔ اب کے میں نے اپنی ذاتی کوشش سے اور پوری تفاصیل معلوم کر کے کہ میرا کیا چندہ کتنا کتنا بنتا ہے۔ بذاتِ خود جا کر ادا کیا۔ چنانچہ اسی وقت میں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر گیا اور اس کی حمد و ثناء کی کہ اے خدا تو پاک ہے اور بہت پیار کرنے والا خدا ہے۔ تو نے اپنے ایک حقیر سے بندے کی معمولی سی کوشش کو قبول کیا اور اس کا بدلہ دنیا میں ہی ادا کیا اور دوگنا کر کے دیا۔ میں نے ۱۴۵ روپے چندہ دیا تھا اور مجھے خدا تعالیٰ نے ۳۰۰ روپے ماہوار کی شکل میں اضافہ کے ساتھ واپس کئے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے تمام احباب کو بھرپور اور مقبول خدمت دین کی توفیق دے اور ایسے بعض لوگ جو چندہ ادا کرنے میں سستی اور غفلت برتتے ہیں انہیں نیک نیتی کے ساتھ اپنے چندہ جات ادا کرنے کی توفیق دے۔ اس خدا کو ہمارے چندوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ نہ ہی اسے مال و دولت کی ضرورت ہے بلکہ وہ تو اپنے بندوں کی پاک نیتوں کو دیکھتا ہے۔ اور انہیں نیتوں کے پھل دیتا ہے جو لوگ خدمت دین میں سستی کرتے ہیں۔ بشمول میرے اور اپنے ماہانہ چندوں کی ادائیگی میں سستی کرتے ہیں۔ وہ اپنے آپ سے اور اپنی آمدنی سے سخت دشمنی کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ مجھے بھی اور تمام احمدی احباب کو ان روحانی بیماریوں سے محفوظ رکھے۔

مکرم نسیم سیفی صاحب یہ واقعہ میں نے پوری تفصیل سے لکھ دیا ہے اب آپ اس کو مضمون کی شکل میں بنا کر شائع کر دیجئے۔ کیونکہ مجھے مضامین لکھنے نہیں آتے ورنہ میں خود ہی اس کو باقاعدہ مضمون کی شکل میں لکھ کر بھیج دیتا۔ امید ہے آپ اس واقعہ کو ضرور شائع کروا دیں گے۔

فرنٹیئر پوسٹ میں شائع شدہ ایک خط

یہ خط جو ناصر احمد خالد لاہور نے لکھا تھا فرنٹیئر پوسٹ کے ۶ اکتوبر ۱۹۹۲ء کے شمارے میں شائع ہوا ہے۔ اس میں ناصر خالد کہتے ہیں کہ ۱۹۷۴ء میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے ایک دستوری ترمیم پیش کی تھی جس کی رو سے احمدیہ جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا تھا۔ اس وقت کہا جاتا تھا کہ اس ترمیم کی وجہ آرتھوڈاکس مسلمانوں کا یہ مطالبہ ہے کہ احمدیوں کی کارکردگی کو محدود کیا جائے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو صدر ضیاء الحق نے آرڈیننس ۲۰ (۱۹۸۴ء) جاری کیا جس کے ذریعے تعزیرات پاکستان میں ترمیم کی گئی اور ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی شقیں شامل کی گئیں۔

A story of persecution

In 1974 a constitutional amendment introduced by the government of Prime Minister Zulfiqar Ali Bhutto declared the Ahmadia community a non-Muslim minority. The move was generally interpreted as a response to pressure from orthodox Muslim groups to restrict the activities of the Ahmadis.

On 26 April 1984, President Ziaul Haq promulgated ordinance 20 of 1984; this ordinance amended PPC, introducing section 298-B and 298-C, which makes it a criminal offence for Ahmadis to call themselves Muslims, use Muslim practices in worship such as recitation of Holy Quran, saying salat or fasting, or propagate their faith.

Recently some Ahmadis of Nankana Sahib were arrested by the police for writing the words "*Bismillah ir-Rehman Nirrahim*" and "*Assalamu Alaikum*" on the wedding invitation card of their daughter. Their bail applications were rejected by the High Court and they were sent behind the bars!

The Ahmadis are frequently charged and sentenced under section 298-B and 298-C of PPC. According to a report published in a Lahore daily, of 11 September 1988, some 3113 Ahmadis were charged under above sections. Sometimes, charges have been framed against all the members of Ahmadia community rather than an individual person for specific acts. In December 1989, an FIR was registered by the police against the entire Ahmadi Rabwah population numbering about 50,000 persons for practising their faith.

In April 1989, Ahmadis residing in Nankana Sahib were attacked by their opponents who burnt their houses and property. A similar attack followed in Chak Sikandar in Gujrat on July 1989, which resulted in the deaths of three Ahmadis and destruction and burning of their property. The law-enforcing authorities do not protect Ahmadis who have been subjected to attack, assault or provocation by their opponents.

Both the above incidents were investigated by Human Rights Commission of Pakistan. Ahmadi victims of human rights violations often do not register cases with the authorities as they do not expect justice to be done to them.

The above ordinance is contrary to the United Nations declaration or elimination of all forms of intolerance and discrimination based on religion and belief.

I, therefore, request the government of Pakistan to drop the charges against the Ahmadis under section 20 of the PPC and repeal this ordinance in the name of justice and fairplay.

NASIR AHMAD KHALID,
Lahore.

یا اپنے
باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلیم شاہجہانپوری

شیر شاہ سُوری

تاریخ بتاتی ہے کہ شیر شاہ سوری نے صرف پانچ سال یعنی ۱۵۴۰ء سے لے کر ۱۵۴۵ء تک کا مختصر زمانہ پایا جس کے دوران اس کو فوجی مہمات کو بھی سر کرنا پڑا۔ لیکن اس عرصہ میں اس نے جہانبانی، رعایا پروری اور رفاہ عام کے جو کارنامے انجام دیئے اس نے دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا تعجب کی بات ہے کہ اس کے رفاہی کاموں کو۔ قدرت نے بھی پسند کیا۔ اور کسی نہ کسی رنگ میں ان کو قائم رکھا۔ مثلاً اس کا ایک رفاہی کام سڑکوں کی تعمیر ہے جس کا جال اس نے سارے ملک میں پھیلا دیا۔ کلکتہ سے پشاور اور بیانہ سے دھول پور تک طویل شاہراہیں اس نے تعمیر کرائیں۔ سڑکوں کے کنارے سایہ دار درخت لگوائے۔ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر سرائیں، مسافر خانے اور کنوئیں تعمیر کرائے۔ حیرت ہوتی ہے کہ پانچ سال کے قلیل عرصہ میں فوجی مہمات کے ساتھ ساتھ اس نے یہ کارنامے کس طرح انجام دیئے لیکن ماننا پڑتا ہے کہ اگر خدا کا خوف دل میں ہو اور میدان حشر میں اپنے زندگی بھر کے کاموں کا حساب پیش کرنے کا ڈر ہو تو ہر مہم آسان ہو جاتی ہے کسی نے سچ کہا ہے

ہمت ہو تو بحر عالم میں موجیں ساحل بن جاتی ہیں
جب ہمت دل ہی ساتھ نہ دے ساحل بھی کنارا کرتے ہیں

میں نے اوپر کی سطور میں شیر شاہ سوری کی آخری آرام گاہ کا ذکر کیا ہے اور آئندہ اس مسجد کا بھی تذکرہ کروں گا۔ جو اس نے رہتاس گڑھ کی بلند و بالا اور دشوار گزار پہاڑ کی بلندی پر تعمیر کرائی تھی۔ فی الحال اس کے پنجسالہ دور حکمرانی میں ملکی سالمیت و استحکام اور رفاہ عام کے جو کام ہوئے ان کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ ایسی انتظامی اصلاحات جن کی روشنی میں آگے چل کر مغل بادشاہوں خصوصاً اکبر اعظم اور بعد ازاں انگریزوں نے بھی استفادہ کیا۔

۲۔ شیر شاہ کے جہانبانی کے اصولوں کا لب لباب یہ تھا کہ رعایا خدا تعالیٰ کی طرف سے فرماں روا کو سپرد کی ہوئی امانت ہے اور راعی کا فرض ہے کہ رعایا کی خوشحالی اور فلاح و بہبود کا خیال رکھے

۳۔ بادشاہوں کا صرف یہی فریضہ نہیں کہ وہ اپنی رعایا کو بیرونی حملوں اور اندرونی خلفشار سے محفوظ رکھے بلکہ اسے رعایا کی مادی ذہنی اور اخلاقی اقدار کی بحالی کے لئے بھی سازگار ماحول پیدا کرنا ضروری ہے۔

۴۔ فرمانروا کو تعصب اور جانبداری سے بلکلی اجتناب لازم ہے اور بلا تفریق رنگ و نسل اور مذہب و ملت یکساں طور پر ہر طبقہ کے ساتھ منصفانہ برتاؤ کرنا چاہیئے۔

۵۔ ہر فرمانروا کو چاہیئے کہ وہ اپنی رعایا کو عمال سلطنت کے تظلم سے محفوظ رکھے اور کسی پر زیادتی نہ ہونے دے تاکہ رعایا بلا خوف و خطر اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق اپنی زندگیاں سکون و اطمینان سے بسر کر سکے۔

شیر شاہ سے پہلے صوبوں میں اعلیٰ انتظامی وحدتوں کا فقدان تھا اس نے باقاعدہ انتظامی اداروں کی تشکیل کی اور ملک میں امن و امان کو یقینی بنایا وہ ہر شعبہ حکومت کی نگرانی خود کرتا تھا۔ اس نے امور مملکت کو بہتر طریقے سے انجام کے لئے مندرجہ ذیل محکمے قائم کئے۔

۱۔ دیوان وزارت یہ شعبہ براہ راست وزیر اعظم کے ماتحت تھا اور اس میں ملکی آمد و خرچ کا حساب تیار کیا جاتا تھا اور شیر شاہ سوری بذات خود بھی اس محکمہ میں دلچسپی لیتا تھا۔ اور تمام اخراجات اس کے مشورے سے کئے جاتے تھے۔

۲۔ دیوان عرض اس محکمہ کا تعلق فوج سے تھا اس کے نگران کو عارض ممالک کہا جاتا تھا فوجی مالیات (MILITARY ACCOUNT) کی نگرانی اسی محکمہ کے سپرد تھی۔ اس میں فوج کے تمام سپاہیوں اور جانوروں کا حلیہ اور شناخت کے نشان محفوظ تھے۔

۳۔ دیوان انشاء شاہی خط و کتابت کا محکمہ۔

۴۔ دیوان قضاء اس شعبہ کا افسر اعلیٰ قاضی ممالک ہوتا تھا۔ ملک میں عدالتوں کے قیام اور انصاف پروری کی جملہ ذمہ داریاں ان کے سپرد تھیں۔

۵۔ دیوان محتسب یا وزارت خارجہ

غیر ملکی سفیر اس محکمہ کے توسط سے سلطان سے ملاقات کرتے تھے۔

۶۔ دیوان رسالت (شعبہ امور خارجہ) دوسرے ممالک سے تعلقات بڑھانا۔ سفیروں کا تقرر دوسرے ممالک سے صلح کی بات چیت معاہدے اور ان کا باقاعدہ اور محفوظ ریکارڈ رکھنا اس شعبہ کا کام تھا۔

شیر شاہ نے تنظیمی اصلاحات کی طرف بھی توجہ دی اور پرانے صوبائی نظام کا ڈھانچہ تبدیل کر کے نئے خطوط پر اپنی تنظیم کی بنیاد رکھی۔

۱۔ ساری سلطنت کو ۴۷ سرکاروں یعنی اضلاع میں تقسیم کر دیا۔

۲۔ ہر سرکار (ضلع) پر ایک گورنر مقرر کیا۔ اور ایک اعلیٰ فوجی افسر اس کے تعاون کے لئے تعینات کیا۔

۳۔ ہر سرکار (ضلع) کو پرگنوں (تحصیلوں) میں تقسیم کر دیا۔

۴۔ سرکاری عہدہ دار پرگنوں کی نگرانی اور امن و امان کے ذمہ دار تھے

۵۔ دیہی نظم و نسق کے لئے پنچایتوں کا نظام قائم کیا۔

۶۔ ہر پنچایت گاؤں کی حفاظت، آبپاشی اور انصاف کی جلد بہم رسائی کے فرائض انجام دیتی تھی۔

مالی اصلاحات

شیر شاہ نے بکمال تدبر ایک ہندو راجہ کو اپنا وزیر مال مقرر کیا۔ اس نے دانش مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمام ملک کی زمین کی پیمائش کرائی اور اسے بیگھوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ متوقع پیداوار کا ایک چوتھائی حصہ بطور سرکاری مالیہ کے وصول کیا جانے لگا۔ کسان اپنی صوابدید پر لگان جنس یا نقدی کی صورت میں ادا کرنے کے مجاز تھے۔ مالیہ کی وصولی کا سارا کام مقدموں کے ذریعہ انجام پاتا تھا۔

خشک سالی کے سبب فصل سوکھ جانے کے باعث یا قحط پڑ جانے پر مزارعوں کو پیشگی مالی امداد کا انتظام تھا مزارعین کے تحفظ اور خوشحالی کا مؤثر انتظام تھا۔ ذاتی فائدے کے لئے کسی شخص کو یہ اجازت نہ تھی کہ وہ کسانوں کی زمینوں یا فصلوں کو نقصان پہنچائے کوئی ناجائز ٹیکس کسانوں سے وصول نہیں کیا جاتا تھا۔ ان تمام اصلاحات کے نتیجہ میں ایک طرف تو کاشتکار خوشحال زندگی بسر کرنے کے لائق ہوئے۔ تو دوسری طرف سرکاری آمدنی میں بھی معتد بہ اضافہ ہوا۔

عسکری یا فوجی اصلاحات

شیر شاہ سوری کے عہد حکومت سے قبل ملک میں جاگیرداری کا نظام قائم تھا۔ اس نے نہ صرف اس نظام کو بلکلی مسترد کیا۔ بلکہ سپاہ کو براہ راست اپنے ماتحت لے لیا۔ وہ نہ صرف ملکی افواج کا کمانڈر اعلیٰ تھا بلکہ سپاہیوں میں تنخواہ بانٹنے کا کام بھی اپنی نگرانی میں سرانجام دیتا تھا۔ اس نے گھوڑوں کے داغنے کے علاوہ سپاہیوں کے نام اور حلیے بھی رجسٹروں میں درج کرنے کا طریقہ جاری کیا۔ سپاہیوں کی بھرتی وہ خود کرتا تھا۔

بڑے بڑے فوجی عہدہ داروں کو جاگیروں کی بجائے معقول تنخواہیں خزانہ شاہی سے ادا کی جاتی تھیں۔ اس نے فوج میں نظم و نسق برقرار رکھنے کے لئے سخت اور مؤثر قوانین نافذ کئے سپاہ کو حکم تھا کہ وہ ملک میں کوچ کرتے وقت کاشتکاروں کی فصلوں کا خیال رکھیں اور انہیں کوئی نقصان نہ پہنچنے دیں۔ فوجی احکامات کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزائیں بھگتنا پڑتی تھیں۔

عدالتی اصلاحات

شیر شاہ کا انصاف ضرب المثل تھا۔ فوجداری مقدمات کا فیصلہ اعلیٰ فوجی حکام کیا کرتے تھے۔ شاہی عدالت ملک کی سب سے بڑی عدالت تھی۔ ماتحت عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف اپیلیں اسی عدالت میں کی جاتی تھیں۔ ہندوؤں کو اپنے باہمی تنازعات مقامی پنچایتوں سے کرانے کی اجازت تھی۔ مگر فوجداری مقدمات ملکی قانون کے مطابق طے کئے جاتے تھے۔

پولیس کی اصلاحات

شیر شاہ نے تمام ملک میں جاسوسی کا جال بچھا رکھا تھا۔ ملک کے کونے کونے سے پل پل کی خبریں اس کو ملتی رہتی تھیں۔ اس کا نظام پولیس نہایت اعلیٰ تھا۔ جرائم کے انسداد اور بیخ کنی کے لئے مقامی ذمہ داری کا طریقہ رائج کیا گیا۔ اپنے اپنے علاقوں میں مقدم جرم کا پتہ چلانے اور مجرموں کو پکڑنے کے ذمہ دار تھے۔ چوری کی صورت میں اگر وہ سراغ نہ لگا سکیں تو انہیں نقصان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی تلافی کرنا پڑتی تھی۔

نظام محصولات میں اصلاحات

اس نے نظام محصولات کے سلسلہ میں تمام اندرونی ٹیکسوں کو ختم کر دیا جن سے رعایا کو تکلیف ہوتی تھی۔ یہ ٹیکس اب صرف ملکی سرحدوں پر یا ان مقامات پر جہاں اشیاء کی خرید و فروخت ہوتی تھی لگانے کا حکم جاری کیا۔ اس نے تمام غیر ضروری ٹیکسوں کو ختم کر دیا۔

سکہ کی اصلاحات

شیر شاہ نے سکہ سے متعلق اصلاحات بھی نافذ کیں اور سونے چاندی اور تانبے کے خوشنما سکے بھی جاری کئے۔

ان اصلاحات سے جن کا مختصراً ذکر اوپر کیا گیا۔ یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ شیر شاہ۔ ایک بیدار مغز، مدبر، زیرک، رعایا پرور، منصف مزاج اور خدا ترس فرمانروا تھا جس نے جہانبانی کے نہ صرف اصول ہی نئی بنیادوں پر قائم کئے بلکہ ان پر سختی سے عمل درآمد کے لئے بھی ایک مستحکم اور دیرپا نظام بھی قائم کر دیا۔

مغل شہنشاہ اکبر اعظم نے انہی اصلاحات کو اپنایا۔ ان کی تقلید کی اور انہیں مکمل کیا۔ شیر شاہ کی سیاسی اصلاحات، انتظامی امور کے ادارے مذہبی رواداری کی حکمت عملی اور یکساں انصاف اکبر اعظم اور مغل بادشاہوں کے لئے نمونہ تھے جن سے بھرپور استفادہ کرکے انہوں نے اپنی سلطنت کی بنیادوں کو استحکام بخشا۔

(المصلح کراچی یکم تا ۱۵ جولائی ۹۲ء)

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

جن کا بہبود سے تعلق ہے اس بات کو دہرایا کہ وہ ترقی پذیر ممالک میں انسانی حقوق کی پامالی کے خلاف بھرپور ایکشن لیں گے۔ انہوں نے اس بات کو واضح کر دیا کہ جہاں تک یورپین کمیونٹی میں داخلے کا سوال ہے وہ اوروں کے لئے اتنا آسان نہیں ہو گا۔ اس پر ان کے کروڑوں لوگوں کا انحصار ہے اور وہ انہی کا حق ہے جو جمہوریت پسند ہیں اور جو انسانی حقوق کی باقاعدہ پاسداری کرتے ہیں۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

عقیدے کی تبلیغ کرے تو ان شقوں کی بنا پر وہ مجرم سمجھا جاتے۔

گذشتہ ایام میں ننکانہ صاحب میں بعض احمدیوں کو اس لئے گرفتار کیا گیا کہ انہوں نے اپنی بیٹی کے شادی کارڈ پر بسم اللہ الرحمان الرحیم اور السلام علیکم لکھا ہوا تھا۔ ہائی کورٹ نے بھی ضمانت لینے سے انکار کر دیا اور اس طرح انہیں جیل بھیج دیا گیا۔

ناصر خالد کہتے ہیں کہ احمدیوں پر اکثر ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان لگتے رہتے ہیں۔ لاہور کے ایک روزنامہ نے ۱۱ ستمبر ۱۹۸۸ء کو بتایا تھا کہ ۳۱۱۳ احمدیوں پر ان شقوں کی رو سے مقدمے قائم کئے گئے ہیں۔ بعض اوقات مقدمہ ساری احمدیہ جماعت پر قائم کر دیا جاتا ہے۔ دسمبر ۱۹۸۹ء میں ایک ایف آئی آر ایسی درج کی گئی جس میں ربوہ کے تمام احمدیوں کو مورد الزام ٹھہرایا گیا۔ اور ربوہ کی آبادی پچاس ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ الزام یہ تھا کہ یہ اپنے عقیدے کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اپریل ۱۹۸۹ء میں ننکانہ صاحب کے احمدیوں پر حملہ کیا گیا۔ جو ان کے مخالفوں نے کیا تھا ان کے گھر جلائے گئے۔ اور ان کی جائیدادیں بھی جلائی گئیں۔ چک سکندر ضلع گجرات میں واقع ہے جولائی ۱۹۸۹ء میں ایسا ہی حملہ کیا گیا تھا۔ اس حملے کے نتیجہ میں تین احمدی وفات بھی پا گئے تھے اور ان کی املاک جلائی بھی گئی تھیں۔ قانون لاگو کرنے والے لوگ احمدیوں کی حفاظت نہیں کرتے۔ یقینی بن پر اس طرح حملے کئے جاتے ہیں۔ یہ دونوں واقعات کی تحقیقات انسانی حقوق کے کمیشن برائے پاکستان نے کی تھی۔ احمدی جو ان حملوں کا نشانہ بنے تھے۔ جن کے متعلق انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ ان میں سے اکثر لوگ اس لئے مقدمے درج نہیں کرواتے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ شاید ان کے ساتھ انصاف نہ کیا جائے۔ جس آرڈیننس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ اقوام متحدہ کے اس ڈیکلریشن کے صریحاً خلاف ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ تمام ایسے امور کا خاتمہ ہونا چاہیے جن سے ناروا امتیاز رکھا جائے جن کے ذریعے اور جو ایک دوسرے کو برداشت نہ کرنے کے سلسلے میں ہوں۔ خاص طور پر مذہب اور ایسی دیگر باتوں کے سلسلہ میں ناصر خالد کہتے ہیں کہ میں پاکستانی حکومت سے اس بات کی درخواست کرتا ہوں کہ وہ تمام احمدیوں کے مقدمات جو ان شق بیس، تعزیرات ہند کے مطابق کئے گئے ہیں واپس لے اور انصاف کے نام پر ان آرڈیننس کو ختم کرے۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

شرمندہ ہوں یا ہمیں کوئی اور نقصان اٹھانا پڑے۔ پھر دیکھو تمہارے اخلاق کی کتنی جلدی درستی ہو جاتی ہے۔ پس میں ان مختصر الفاظ میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ سچائی کو اختیار کریں۔ بات مختصر ہے لیکن ہے بہت بڑی۔ کہنے کو تو یہ ایک منٹ میں کہی جا سکتی ہے لیکن نتیجہ اس کا صدیوں کی بھلائی اور قومی ترقی ہے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۶ فروری ۱۹۵۳ء)

رپورٹ زیارت مرکز وفد واقفین نو

۵۹ (واقفین و واقفات + والدین) زیارت مرکز کے لئے ۸ نومبر ۱۹۹۲ء بروز اتوار رات آٹھ بجے ربوہ پہنچے قافلہ کے کل افراد ۷۹ تھے جو بذریعہ بس ربوہ پہنچے۔ ان کا استقبال مکرم و محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو اور دفتر کے دو مربیان کرام مکرم مبارک احمد قمر صاحب اور مکرم ناصر احمد طاہر صاحب نے کیا۔

دارالضیافت میں قیام و طعام کا بہت عمدہ انتظام تھا۔ واقفین و واقفات نو کی حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان کے ساتھ بھی ملاقات کروائی گئی۔

حسب پروگرام مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے ساتھ سرائے فضل عمر میں ملاقات ہوئی۔ علمی جائزے اور تعارف کے بعد مکرم وکیل اعلیٰ صاحب نے خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔

حسب ضرورت بچوں کو دودھ ٹافیاں اور بسکٹ مہیا کئے جاتے رہے نیز انعامات بھی دیئے گئے۔

بچوں کو قصر امامت۔ دفاتر صدر انجمن و تحریک جدید نمائش اور سارے ربوہ کی سیر کروائی گئی۔ سارے پروگرام کی ویڈیو فلم تیار ہوئی۔ واپس روانگی کے وقت بچوں میں لڈو تقسیم کئے گئے۔

۹ نومبر ۱۹۹۲ء بروز پیر بوقت ڈیڑھ بجے دن ہمارے مستقبل کے امین ان ننھے واقفین اور واقفات نو کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا گیا۔

یاد رفتگاں

یاد رفتگاں کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ خوبیاں گنوائی جائیں اور سارا مضمون صرف ایک ہی وفات یافتہ کے متعلق ہو۔ بعض احباب وفات یافتہ کا ذکر کرتے ہوئے متعدد دیگر رشتہ داروں (زندہ یا وفات یافتہ) کا ذکر کر دیتے ہیں جس سے اس شخص کا تاثر کم ہو جاتا ہے جس کی یاد میں مضمون لکھا جا رہا ہو۔

امید ہے احباب اس امر کا خیال رکھیں گے۔ ایک اور بات بھی یاد دہانی کے طور پر گذارش کرنا ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ وفات یافتہ کا تعارف اس طرح کروایا جائے کہ ان کے جاننے پہچاننے والے لوگ جان جائیں کہ کس کا ذکر ہو رہا ہے۔

(ادارہ)

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند
حکیم عبدالحمید اعوان کا
ماہانہ پروگرام
۰۔ ۵ تا ۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون نمبر ۹۰۶
۰۔ ۱۰ تا ۱۲ تاریخ۔ سیکٹر آئی ۱۰/۲ گلی نمبر ۱۱۔ اسلام آباد۔
۰۔ ۱۵، ۱۶ تاریخ۔ مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والہ۔
۰۔ ۲۱ تا ۲۳ تاریخ۔ مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی۔ فون ۵۴۸۱۷۹-PP
۰۔ ۲۵ تا ۲۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ ملتان
فون: ۵۱۰۵۶۴-PP
باقی دنوں میں
مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔ گوجرانوالہ فون ۲۱۸۵۳۴ / ۲۱۹۰۶۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۳۰ نومبر۔ آج آسمان صاف ہے اور دھوپ نکلی ہوئی ہے اگرچہ سردی میں اضافہ ہو چکا ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ نے ۲۵ دسمبر کو لاہور میں طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لئے جلسہ کی تیاری شروع کر دی ہے۔ وزیر اعظم نے زیادہ سے زیادہ کارکن جلسہ میں لانے کی ہدایت کر دی ہے۔

○ پیپلز پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی نے لانگ مارچ کے لئے پارٹی ورکروں کو مزید متحرک کرنے کے لئے ہر ڈویژن میں ورکرز کنونشن منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ پی۔ ڈی۔ اے کا لانگ مارچ جاری رہے گا۔

○ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے غلام مصطفےٰ کھر کو ساتھیوں سمیت ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔

○ آسٹریلیا اور یورپین برادری نے انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور حکومت مخالف مظاہروں کے دوران تشدد کا استعمال کرنے پر پاکستان کو خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ احتجاجی مظاہروں کے دوران پکڑے جانے والوں کو رہا کیا جائے۔ یورپی برادری نے یہ وارننگ بھی دی ہے کہ انسانی حقوق کا ریکارڈ بہتر ہونے تک پاکستان کی اقتصادی امداد بند رہے گی۔

○ اسلامی جمہوری محاذ کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ ان کا محاذ کسی اتحاد میں شامل نہیں ہو گا۔

○ لانگ مارچ کے دوران حکومتی زیادتیوں کے خلاف قائم پی۔ ڈی۔ اے کی خصوصی کمیٹی نے پیپلز پارٹی کے رہنماؤں سلمان تاثیر۔ خالد کھرکی پر پولیس تشدد کا مقدمہ درج کرانے کی درخواست دے دی ہے۔

○ ایوان صدر کے ایک ترجمان نے واضح طور پر اس خبر کی تردید کی ہے کہ ایوان صدر نے پی ڈی اے کے رہنماؤں کو خصوصی پیغام بھیجا ہے جس میں پی ڈی اے اور حکومت کے درمیان مذاکرات کرنے کی پیشکش کی گئی ہے۔

○ صدر پاکستان نے افغانستان کی مسلح افواج کے چیف آف سٹاف سے گفتگو کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ افغانستان میں قومی یکجہتی کو مضبوط بنانے اور بحالی کا کام شروع کرنے کے لئے معاہدہ پشاور کے آخری مرحلے پر جلد از جلد عمل ہونا چاہیئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ہم نے کپاس اور چاول جیسی نقد آور فصلوں کی پیداوار کے لئے وفاقی حکومت سے زرعی پیداوار پر رائلٹی کے لئے درخواست کی ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ فرقہ واریت پھیلانے والے ملک دشمنوں کی سازش ناکام ہو گی انہوں نے فرقہ واریت کو ملکی استحکام اور قومی یکجہتی کے لئے زہر قرار دیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے پیپلز پارٹی کی سلور جوبلی کے موقع پر اپنا نیو سوشل کنٹریکٹ جاری کر دیا جس میں اختیارات کی تقسیم بلدیاتی سطح تک ہو گی۔

○ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے کراچی کے ایم پی اے ہوسٹل کے تہہ خانے میں اسلحہ فیکٹری پکڑی اور سنسنی خیز مواد برآمد کیا۔

○ پیپلز پارٹی نے وفاقی شرعی عدالت کے فوری خاتمے کا مطالبہ کیا ہے۔ ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ شرعی عدالت، فوری سماعت کی خصوصی عدالتیں اور نا اہلی کے لئے قائم کئے گئے خصوصی ٹریبونل فوری طور پر ختم کئے جائیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کی برطرفی تک وہ ایک دن بھی چین سے نہیں بیٹھیں گے اور نہ ہی ملک سے باہر جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ سوشل ڈیموکریسی نئے سوشل کنٹریکٹ کی بنیاد ہو گی۔ پارلیمنٹ کو بالادستی حاصل ہو گی مرکزیت کا خاتمہ کیا جائے گا۔ اختیارات صوبوں اور پھر مقامی سطح پر منتقل کئے جائیں گے۔ احتساب کا نیا نظام وضع کیا جائے گا۔

○ جرمنی میں نسل پرستی اور تشدد کے خلاف ہزاروں افراد نے مظاہرے کئے۔

○ بوسنیائی دارالحکومت میں ۷۰۰ بچے ہلاک اور ۸۵ ہزار سکتے کا شکار ہو گئے ہیں۔ یہ تعداد صرف محصور علاقوں سے فراہم ہوئی ہے۔ ایک بچے کو اس کمرے میں رہنے پر مجبور کیا گیا جس میں اس کے بھائی اور بھابھی کی لاشیں تھیں۔

○ اقوام متحدہ کے ادارہ اطفال کے ماہرین کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ویتنام۔ کمبوچیا۔ لبنان اور افغانستان کے بھی جنگی علاقے دیکھے مگر بوسنیا میں جو بربریت ہوئی اس کی مثال نہیں ملتی۔

○ ایران، بوسنیا کے زخمی مسلمانوں سے بھرا ہوا طیارہ تہران لے آیا ہے۔

○ فلپائن میں ۴ مسلمانوں کو شہید اور ۱۱ کو اغوا کر لیا گیا ہے۔

○ لیبیا کے سرکاری اخبار "الجمہوریہ" نے لکھا ہے کہ امریکہ فرانس اور برطانیہ کی طرف سے لیبیا کو وارننگ اس پر حملے کے مترادف ہے۔

○ صومالیہ میں ان دنوں قحط ہے گذشتہ روز عالمی ادارہ خوراک نے ۳۸۶۵ ٹن گندم دور دراز دیہی علاقوں میں طیاروں سے پھینکی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں نے سات افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔

ایک وقت میں تین کام

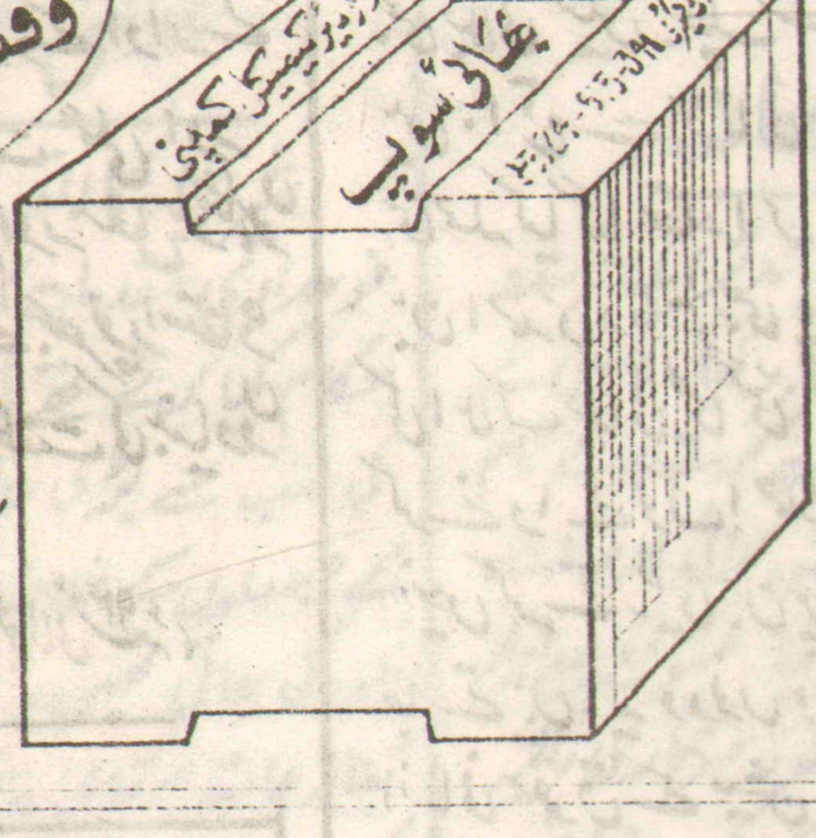

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

۸ بھائی سوپ رجسٹرڈ
WARRIOR WARRIOR

وزن میں پورا ⊙ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۷۱۷۷۶۴ - ۷۷۷۶۴
فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۰۴۵۲۴

چوہدری سپر سٹور

سائنٹیفک ٹسٹ کے بعد بقینی خالص تازہ دودھ ہر وقت دستیاب ہے۔ نیز شادی بیاہ کے موقع پر آرڈر ملنے پر دہی بھی سپلائی کرتے ہیں۔ دارالعلوم غربی یونیورسٹی روڈ ربوہ
رابطہ کیلئے فون { آفس - ۷۲۹ / گھر - ۹۹۲

فلو کیور یٹو سمیل / FLU CURATIVE SMELL /

کم از کم دو شیشیاں خریدیئے۔ ایک گھر کیلئے دوسری خدمت خلق کیلئے جیب میں رکھیے۔

کھانستے چھینکتے دوستوں کو عطر کی طرح سونگھا دیں۔ اکثر کو بغیر ادویاتی علاج کے آرام آجائے گا۔ ایک شیشی سے سو آدمیوں کو تجربہ کروا سکتے ہیں۔ فی شیشی -/۲۰ روپے
ڈاک خرچ ہر چھوٹے بڑے آرڈر پر -/۱۰ روپے صرف

موجد راجہ نذیر احمد ظفر چیمبر بن کیورٹیو سمیلز انٹرنیشنل گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶ / ۷۷۱